70458 ـ سیاسی کتابیں اور ناول فروخت کرنا

سوال

میرے پاس کئی قسم کی کتابیں ہیں جو سیاست، اقتصادیات، تاریخ، اور کئی قسم کے عربی اور عالمی ناول ہیں، کیا ان کتب کو فرخت کرنا اور ان کی قیمت سے دینی کتب کی خریداری، یا خیر و بھلائی کے کاموں اور صدقہ میں استفادہ کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

خرید وفروخت میں اصل تو حلت اور جواز ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی نے خرید و فروخت حلال كي اور سود کو حرام کیا ہے البقرۃ (275).

جصاص رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ ساری خرید و فروخت کے مباح ہونے میں عام ہے.

دیکھیں: احکام القرآن (2 / 189).

یہ تو اصل کے اعتبار سے ہے، لیکن اگر فروخت کردہ چیز ـ یعنی سامان ـ حرام چیز ہو یا پھر وہ غالبا حرام میں استعمال ہوتی ہو: تو اس کی خرید و فروخت کا لین دین کرنا جائز نہیں.

اس لیے سوال میں بیان کردہ کتابیں دو حالتوں سے خالی نہیں:

یا تو یہ کتب قارئ کے لیے مفید اور نفع مند ہوں چاہے علوم دین کے علاوہ کسی اور علوم میں ہوں، مثلا تاریخ، سیاست، فیزیاء، ریاضی وغیرہ اور آپ کے علم کے مطابق وہ حرام کردہ اشیاء مثلا جھوٹ، فحاشی کو عام کرنے، لوگوں کو دھوکہ دینے وغیرہ پر مشتمل نہ ہوں تو یہ کتابیں اس مذکورہ اصل پر ہی ہیں، یعنی ان کی خرید و فروخت مباح اور جائز ہے، اور جب اس کی خرید و فروخت جائز ہے تو پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم اور مال اپنی دینی اور دنیاوی مصلحت کے حصول کے لیے خرچ کر سکتے ہیں، یہ آپ کے لیے حلال ہے.

اور اگر یہ کتابیں فی نفسہ حرام ہوں، یا پھر قاری کے لیے نقصان دہ ہوں، وہ اسطرح کہ وہ جھوٹے قصوں اور کہانیوں پر مشتمل ہوں، اور اس میں واقعات اور دینی اور شرعی واقعات و امور کو موڑ توڑ کر پیش کیا گیا ہو، اور دین اور اخلاق اور عقیدہ کو فاسد کرنے والی اشیاء ہوں، اور عورت کے ہاں شرم و حیاء، اور مرد کی مردانگی کے معانی کو

تبدیل کرکے رکھ دیا گیا ہو ـ جیسا کہ اس وقت بہت سی عربی اور غیر عربی کہانیوں اور ناولوں میں پایا جاتا ہے، تو اس قسم کی کتابیں فروخت کرنا حرام ہیں.

بلکہ انہیں تلف اور ضائع کرنا واجب ہے، اور اس کی قیمت سے حاصل ہونے والے مال سے استفادہ کرنا حلال نہیں، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ جب اللہ تعالی کسی قوم پر کوئی چیز حرام کر دیں تو اس کی قیمت بھی حرام کر دیتا ہے "

مسند احمد حدیث نمبر (2956) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے " غاية المرام " (318) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .